2.S.C.R [1999] سپریم کورٹ رپوٹس

از عدالت عظمی

جتیندر پال سنگھ اور دیگران وغیرہ وغیرہ

بنام

اسٹیٹ آف ریاست

16 ستمبر 1999

[ڈاکٹر اے ایس آنند، چیف جسٹس کے وینکٹا سوامی، جی بی پٹنائک، ایس پی کردوکر اور ایم جا گنادھاراؤ، جسٹسز]

ملازمت قانون:

ترقی – سینیارٹی – روسٹر پوائنٹ عام امیدواروں کے مقابلے میں ترقی کرتا ہے – باہمی سنیارٹی – کا تعین – ریزروڈ امیدواروں کو روسٹر پوائنٹس کی بنیاد پر ہیڈ ماسٹرز/ ہیڈ مسٹریس کے طور پر ترقی دی گئی – پرنسپل کے عہدے پر ترقی کا دعوی – کی طرف سے اجازت ہائی کورٹ نے جگدیش لال کے کیس پر انحصار کرتے ہوئے – کی توثیق – منعقد کی، اجیت سنگھ I کے پیش نظر، جیسا کہ اجیت سنگھ II کی توثیق کی گئی، روسٹر پوائنٹس پر ترقی پانے والے ریزرو امیدوار پروموشنل پوسٹ میں مسلسل عہدہ کے فائدے کے دعویٰ کے حقدار نہیں ہیں – ہائی کورٹ نے اجازت دینے کا جواز نہیں بنایا۔ جگدیش لال کے کیس پر انحصار کرنے والے محفوظ امیدواروں کا دعویٰ – پنجاب ایجوکیشن سروس (اسکول اینڈ انسپکشن کیڈر) (کلاس II) قواعد، 1976 – قواعد 10 اور 12

ترقی – سنیارٹی – روسٹر پوائنٹ عام امیدواروں کے مقابلے میں ترقی دیتا ہے – باہمی سنیارٹی – ریلوے کا تعین – ریزروڈ امیدواروں کی ترقی 1.3.1996 کے بعد بھی لیکن 1.4.1997 سے پہلے مسلسل تقرری کی بنیاد پر – عام امیدوار جو پہلے ہی ترقیاں سطح پر پہنچ چکے ہیں – کا اثر – منعقد ہوا، ریزروڈ امیدواروں کو واپس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے – تاہم، ان کی ترقی کو وقتی سمجھا جائے گا – سینیارٹی اور ترقی کا تعین ویر پال اور اجیت سنگھ I کے بعد کیا جائے گا جیسا کہ اجیت سنگھ II میں تصدیق کی گئی ہے۔

ترقی – فہرست پوائنٹ – کا اطلاق – کیا فہرست ختم ہونے کے باوجود خالی آسامیوں کی بنیاد پر درخواست دی جاسکتی ہے؟ – منعقد ہوا، نہیں۔

محکمہ تعلیم پنجاب میں، سینئر لیکچررز/ پرنسپل یا ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے طور پر کام کرنے والے عام امیدواروں کو 3.7.1997 کے ایک حکم نامے کے ذریعے پرنسپل کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ مخصوص زمرے سے تعلق رکھنے والے افراد، جو ہیڈ ماسٹرز/ ہیڈ مسٹریس کے طور پر کام کر رہے ہیں، نے عرضی درخواست دائر کر کے اور پرنسپل کے عہدے پر ترقی کا دعوی کر کے مذکورہ ترقی کے احکامات کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے جگدیش لال کے کیس کی پیروی کرتے ہوئے عرضی درخواستوں کی اجازت دی۔ ناراض، عام امیدواروں نے

موجودہ اپیلیں دائر کی ہیں۔

ریلوے میں، کچھ ترقیاں 1.3.1996 (اجیت سنگھ I کیس) کے بعد بھی روسٹر پوائنٹ پروموٹیوں کی مسلسل تقرری کی بنیاد پر کی گئیں حالانکہ کئی عام امیدوار ریزروامیدواروں سے پہلے ترقیاں سطح تک پہنچ چکے تھے۔ نتیجتاً، ریزروامیدواروں کی ترقی کے تحفظ کے لیے ریلوے کی طرف سے عبوری درخواست دائر کی گئی تھی جو 1.3.1996 کے بعد لیکن 1.4.1997 سے پہلے کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ مخصوص آئی اے مخصوص امیدواروں، ایس سی/ ایس ٹی تنظیموں اور یونین آف انڈیا کے ذریعے دائر کیے گئے تھے۔

اپیلوں اور آئی اے کونمٹانا، عدالت

منعقد۔ 1:1۔ محکمہ تعلیم پنجاب سے تعلق رکھنے والے افسران کی ترقی اجیت سنگھ اول کے زیر انتظام ہے جیسا کہ اجیت سنگھ دوم نے آر کے سابھروال کی بنیاد پر سنیارٹی اور امکانات کے حوالے سے تصدیق کی ہے۔ اس طرح، جگدیش لال پر انحصار کرنے والے مخصوص امیدواروں کی عرضی درخواستوں کی اجازت دینے میں عدالت عالیہ جائز نہیں تھی۔ [G-589]

اجیت سنگھ اور دیگران بنام ریاست پنجاب، [1999] ضمیمہ 2 ایس سی آر، پر انحصار کیا۔

اجیت سنگھ جانوجا اور دیگران بنام ریاست پنجاب، [1996] 2 ایس سی سی 715 اور آر کے سابھروال بنام ریاست پنجاب، [1995] 2 ایس سی سی 745، پر انحصار کیا۔

جگدیش لال اور دیگران بنام ریاست پنجاب، [1997] 6 ایس سی سی 538، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

1.2۔ پنجاب ایجوکیشن سروس (اسکول اینڈ انسپیکشن کیڈر) (کلاس II) قواعد، 1976 کے تحت، قاعدہ 10 کی ذیلی شق (3) میں کہا گیا ہے کہ عہدوں پر تمام تقرری سنیارٹی کم خوبیوں کی بنیاد پر کی جائے گی اور سروس کے کسی بھی رکن کو محض سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ قواعد کے قاعدے 12 میں کہا گیا ہے کہ سروس کے اراکین کی سنیارٹی کا تعین تقرری وغیرہ کی تاریخ سے گنے گئے عہدے پر سروس کی مسلسل لمبائی سے کیا جائے گا۔ جیسا کہ اجیت سنگھ دوم میں بیان کیا گیا ہے، مسلسل عہدے داری کا سنیارٹی قاعدہ برابر مواقع کی بنیاد پر ترقی قاعدہ کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور اسے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ ماسٹر/مسٹریس کے عہدے سے مخصوص امیدواروں کی ترقی پنجاب میں روسٹر پوائنٹس کے ذریعے کی جاتی تھی، سرکلر مورخہ 19.7.69 کے ذریعے جس کا حوالہ اجیت سنگھ دوم میں دیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ روسٹر پوائنٹس سنیارٹی پوائنٹس ہیں۔ عرضی درخواست گزار (ماسٹر/مسٹریس) جن کا تعلق مخصوص زمرے سے تھا، انہیں تسلیم شدہ طور پر اس طرح کے فہرست کی بنیاد پر ہیڈ ماسٹر/ ہیڈ مسٹریس کے طور پر ترقی ملی۔ جس تاریخ کو مدعا علیہان کو ترقی دینے کا متنازعہ حکم دیا گیا تھا (یعنی 3.7.1997)، اس عدالت کی طرف سے اجیت سنگھ کے معاملے میں مقرر کردہ قانون (فیصلہ تاریخ 1.3.1996) میدان میں تھا۔ اس لیے مخصوص امیدوار اس عہدے پر اپنی تقرری کی تاریخ سے ترقیاں عہدے پر مسلسل عہدے داری کے فائدے کا دعویٰ کرنے کے حقدار نہیں تھے۔ [B-C-D-E-589]

2۔ریلوے کو ریزروڈ کیٹیگری کے افسران کو واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جنہیں 1.3.1996 سے بھی آگے لیکن 1.4.1997 سے پہلے ترقی دی گئی ہے۔لیکن ان کی ترقی کو وقتی سمجھا جائے گا کیونکہ وہ بصورت دیگر بے قاعدہ تھے اور مزید ترقی یافتہ زمرے میں ان کی سنیارٹی کا تعین ویر پال اور اجیت سنگھ اول کی پیروی سے کرنا ہوگا جیسا کہ اجیت سنگھ دوم میں بیان کیا گیا ہے گویا انہیں اس طرح ترقی نہیں دی گئی تھی۔اگر کسی ریزروڈ امیدوار کو 1.4.1997 سے پہلے لیول 4 میں ترقی دی گئی تھی، تو سینئر جنرل امیدوار کے معاملے پر غور کیے بغیر جو اس طرح کی ترقی سے پہلے لیول 3 تک پہنچ چکے تھے، اس طرح کے ریزروڈ امیدوار کو واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن لیول 4 میں مذکورہ ترقی کا جائزہ لیا جانا ہے اور لیول 3 پر سنیارٹی کو دوبارہ طے کرنا ہے اور اس بنیاد پر لیول 4 پر ترقی/سنیارٹی (جب اور جب جنرل امیدوار کو لیول 4 میں ترقی دی جاتی ہے) کو دوبارہ درج کیا جانا ہے۔سطح 4 پر مخصوص امیدوار کی سنیارٹی اس بنیاد پر دوبارہ طے کی جائے گی کہ سطح 4 پر ترقی کے لیے اس کی باری کب آتی، اگر سینئر جنرل امیدوار کے معاملے کو مقررہ وقت پر سطح 3 پر سمجھا جاتا۔اجیت سنگھ اور دیگران بنام ریاست پنجاب، [1999] ضمیمہ 2 ایس سی آر، پر انحصار کیا۔[H-591؛ A-C-D-592]

یونین آف انڈیا بنام ویر پال سنگھ، [1995] 6 ایس سی سی 684 اور اجیت سنگھ جانوجا اور دیگران بنام ریاست پنجاب، [1996] 2 ایس سی سی 715، پر انحصار کیا۔

3۔سابھروال کے معاملے کے پیش نظر یہ قبول نہیں کیا جا سکتا کہ روسٹر پوائنٹس کا اطلاق خالی آسامیوں کی بنیاد پر اور جب بھی خالی آسامیاں پیدا ہوں، چاہے روسٹر ختم ہو چکا ہو۔[D-590]

آر کے سابھروال بنام ریاست پنجاب، [1995] 2 ایس سی سی 745، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار 1999: وغیرہ کی دیوانی اپیل نمبر 316-317۔

1997 کے سی ڈبلیو پی نمبر 10756 اور 10759 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 8.10.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

سی ایس ویدیاناتھن، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، ایچ این سالوی، ڈاکٹر راجیو دھون، راجو رامچندرن، ہردیو سنگھ، ڈی ڈی ٹھاکر، ایل جی ہونور، کے پرساران، ایم این راؤ، راجیو کے گرگ، پریتیش کپور، اٹل شرما، این ڈی گرگ، محترمہ میناکشی اروڑا، راجیو دتہ، محترمہ اینکاشی کلشریشٹھ، ادے کمار، کپل شرما، ہیمنت شرما، کے سی کوشک، (ڈی ایس مہرا) محترمہ انیل کٹیار، چاندکرن، ڈاکٹر کے کے لیے۔
ایس چوہان، ای سی ودیاساگر، مقبل چند، پروفیسر ڈی این سداشیو، اے رگھوناتھ، اے سبّا راؤ، انوراگ ماتھر، پردیپ آرتیواری، اے ماریارپوتھم، محترمہ ارونا ماتھر، اے ڈی این راؤ، (آر ایس سوری) (این پی)، محترمہ سشما سوری، وجے ہنسریا، سنیل کے جین اور اجے کمار گپتا موجود فریقین کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایم۔جگندھاراؤ،جسٹس ۔اس فیصلے میں ہم ریاست پنجاب کے افسران سے متعلق کچھ اپیلوں پر غور کریں گے۔ہم ریلوے کی طرف سے دائر کردہ انٹرلوکیوٹری اپیلی کیشنز نمبر 10-12 / 98 اور یونین آف انڈیا کی طرف سے آئی اے ایس 4- 6 سے بھی نمٹیں گے۔ہم توہین عدالت کی بعض درخواستوں اور دیگر باہمی درخواستوں سے بھی نمٹیں گے۔

I. C.A نمبر 316-317/99

پنجاب کے عام امیدواروں نے 1997 کے سی ڈبلیو پیز 10756 اور 1997 کے 10759 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف سی اے نمبر کی دو اپیلوں کو ترجیح دی ہے۔عدالت عالیہ نے اپیل کے تحت فیصلے میں جگدیش لال اور دیگران بنام ریاست پنجاب، [1997] 6 ایس سی سی 538 کے بعد اجیت سنگھ جانوجا اور دیگران بنام ریاست پنجاب، [1996] 2 ایس سی سی 715 کے فیصلے کو ترجیح دی، جسے اس کے بعد اجیت سنگھ نمبر 1 کہا جاتا ہے۔یہاں کے افسران کا تعلق محکمہ تعلیم پنجاب سے ہے اور مقابلہ پنجاب ایجوکیشن سروس (اسکول اور انسپیکشن کیڈر) (کلاس II) قواعد، 1976 کے زیر انتظام پرنسپل کے عہدے کے لیے ہے۔

آج ہم نے ریاست پنجاب (سی۔اے۔آئی۔ڈی۔1) کے ذریعے اجیت سنگھ میں دائر آئی۔اے۔ 1 سے 3 میں فیصلہ سنایا ہے۔اس فیصلے کو یہاں سہولت کے لیے اجیت سنگھ (دوم) کے طور پر بیان کیا جائے گا۔

ان دو دیوانی اپیلوں کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں: سی ڈبلیو پی نمبر آئی ڈی 2 محترمہ گربچن کور اور 6 دیگران (ہیڈ مسٹریس) کی طرف سے دائر کیا گیا تھا جو سب ریزروڈ زمرے سے تعلق رکھتے ہیں، جس میں رٹ مسل طلبی کے لیے درخواست کی گئی تھی تاکہ 3.7.97 کے ترقی آرڈر کو کالعدم قرار دیا جا سکے اور مذکورہ عرضی درخواست گزاروں کو پرنسپل کے طور پر ترقی دی جا سکے۔اسی طرح، 1997 کا سی۔ڈبلیو۔پی نمبر 10759 چرن سنگھ اور 9 دیگران (ہیڈ ماسٹرز) کے ذریعے دائر کیا گیا تھا، جو سب مخصوص زمرے سے تعلق رکھتے ہیں، اسی طرح کی راحت کے لیے اور مخالف فریق کی جگہ رٹ درخواست گزاروں کو ترقی دینے کے لیے بھی۔انہوں نے اپیل گزاروں (عام امیدواروں) کو عرضی درخواست میں جواب دہندگان کے طور پر شامل کیا۔ 1999 کے سی اے نمبر 316 میں اپیل کنندہ جتندر پال سنگھ سی ڈبلیو پی 10759 / 97 میں مدعا علیہ تھے۔فریقین کی صف سے پتہ چلتا ہے کہ عرضی درخواست گزار (ہیڈ ماسٹرز/ ہیڈ مسٹریس) (مخصوص زمرہ) سب 1997 میں ہیڈ ماسٹرز کے طور پر کام کر رہے تھے جبکہ غیر سرکاری جواب دہندگان (عام امیدوار) سینئر لیکچرر/ پرنسپل یا ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے طور پر کام کر رہے تھے۔عام امیدوار اپیل میں آئے ہیں کیونکہ عدالت عالیہ نے جگدیش لال کی پیروی کی ہے۔

جہاں تک اس محکمے کا تعلق ہے، متعلقہ قواعد درج ذیل ہیں۔کلاس II رولز کے قاعدہ 10 کے تحت پرنسپل، ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز، سینئر لیکچررز وغیرہ کی آسامیاں 75 فیصد اور 25 فیصد کے سلسلے میں ترقی کے ذریعے براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کی جاتی ہیں۔کلاس II قواعد، 1976 کے تحت، قاعدی 10 کی ذیلی شق (3) میں کہا گیا ہے کہ عہدوں پر تمام تقرریاں سنیارٹی کم خوبیوں کی

بنیاد پر کی جائیں گی اور سروس کے کسی بھی رکن کو محض سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی کا کوئی حق نہیں ہوگا۔قواعد کے قاعدی 12 میں کہا گیا ہے کہ سروس کے اراکین کی سینئرٹی کا تعین تقرری وغیرہ کی تاریخ سے گنے گئے عہدے پر سروس کی مسلسل لمبائی سے کیا جائے گا۔اپینڈکس بی (قاعدہ 9) ہائی / ہائر اسکولز (یعنی ہیڈ ماسٹر/ ہیڈ مسٹریس) یا مساوی عہدے کے سربراہ کے طور پر تدریسی تجربے کے مطلوبہ سالوں کی وضاحت کرتا ہے۔جیسا کہ اجیت سنگھ دوم میں بیان کیا گیا ہے، مسلسل عہدے داری کا سنیارٹی قواعد ترقیاں قاعدہ کے ساتھ جڑا ہوا ہے جو مساوی مواقع پر مبنی ہے اور اسے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

مانا جاتا ہے کہ ریزروڈ امیدواروں کی ماسٹر/مسٹریس کے عہدے سے ہیڈ ماسٹر/ ہیڈ مسٹریس کے عہدے پر ترقی پنجاب میں روسٹر پوائنٹس کے ذریعے کی جاتی تھی، آج اجیت سنگھ دوم میں ہمارے فیصلے میں مذکور سرکلر جس میں کہا گیا ہے کہ روسٹر پوائنٹس سنیارٹی پوائنٹس ہیں۔عرضی درخواست گزار (ماسٹر/مسٹریس) جن کا تعلق ریزرو سے تھا،تسلیم شدہ طور پر اس طرح کے روسٹر کی بنیاد پر ہیڈ ماسٹر/ ہیڈ مسٹریس کے طور پر ترقی پائی۔جس تاریخ کو مدعا علیہان کو ترقی دینے کا اعتراض شدہ حکم دیا گیا تھا (یعنی 3.7.1997)، اجیت سنگھ کے معاملے میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون (فیصلہ تاریخ 1.3.1996) میدان میں تھا۔چونکہ بعد میں، جگدیش لال میں اس عدالت کے فیصلے پر، ریزروا امیدواروں نے یہ دو عرضی درخواستیں دائر کیں جن کی اجازت جگدیش لال کے بعد متنازعہ فیصلے کے تحت دی گئی تھی۔

آج اجیت سنگھ دوم میں دیے گئے ہمارے فیصلے کی روشنی میں، یہ واضح ہے کہ مدعا علیہان (عرضی درخواست گزار) جگدیش لال پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔یہ مقدمہ اجیت سنگھ 1 کے زیر انتظام ہے جیسا کہ اجیت سنگھ II نے آر کے سبھر وال، [1995] 2 ایس سی سی 745 کی بنیاد پر سنیارٹی اور امکان دونوں کے حوالے سے تصدیق کی ہے۔

لہذا، اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے اور رٹ درخواستوں کو اجیت سنگھ دوم میں بیان کردہ اصولوں کے تابع مسترد کر دیا جاتا ہے۔یہ ریاست پنجاب پر ہوگا کہ وہ اجیت سنگھ دوم کو سنیارٹی کے حوالے سے نافذ کرے جیسا کہ پوائنٹس 1 سے 3 میں بیان کیا گیا ہے اور جیسا کہ اجیت سنگھ دوم میں پوائنٹ 4 میں بیان کیا گیا ہے، آر کے سابھر وال اور اجیت سنگھ اول کے امکانات کے حوالے سے۔سبھر وال اور اجیت سنگھ اول کی متعلقہ منقطع تاریخوں پر عمل کرنا ہوگا جیسا کہ اجیت سنگھ دوم میں بیان کیا گیا ہے۔

.I .II جیسا کہ۔سی پی نمبر کے 148–150 / 97 میں 1– :3

یہ آئی اے درخواست گزار، فریقین میں ذاتی طور پر، جو ایک مخصوص امیدوار رہے، نے سی پیز میں دائر کیے ہیں جنہیں 17.3.1997 پر نمٹا دیا گیا تھا۔درخواست گزار کو 10.7.87 پر سپرنٹنڈنٹ گریڈ II کے طور پر ترقی دی گئی جبکہ ریوا سنگھ (عام امیدوار) کو 3.3.89 پر سپرنٹنڈنٹ گریڈ I کے طور پر ترقی دی گئی۔کچھ اور عام امیدواروں کو 1.4.96 پر سپرنٹنڈنٹ گریڈ I کے طور پر ترقی دی گئی۔اس کی شکایت عام امیدواروں کی مذکورہ بالا ترقی کے بارے میں ہے۔(درخواست گزار کو اپریل 1997 میں سپرنٹنڈنٹ گریڈ I کے طور پر ترقی دی گئی ہے)۔

1997 کی توہین عدالت کی درخواستوں 148– 150 کو اس عدالت نے 17.3.97 پر مسترد کر دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ اجیت سنگھ اول میں منظور کیے گئے اس عدالت کے عبوری احکامات کی کوئی توہین یا خلاف ورزی نہیں ہوئی تھی۔ ان آئی اے زمیں اور ان کی تحریری عرضیوں میں درخواست گزار کا دعوی ہے کہ روسٹر پوائنٹس کا اطلاق خالی آسامیوں کی بنیاد پر اور جب بھی خالی آسامیاں پیدا ہوں، چاہے روسٹر ختم ہو چکا ہو۔ سابھروال کے پیش نظر یہ درخواست قبول نہیں کی جا سکتی۔ درخواست گزار جگدیش لال پر بھی انحصار کرتا ہے جو دلیل اب باقی نہیں رہ سکتا۔ اس طرح ان آئی اے میں کوئی خوبیاں نہیں ہیں۔ انہیں برطرف کر دیا جاتا ہے۔

.III آئی اے ایس۔ بذریعہ یونین آف انڈیا: اجیت سنگھ اول میں آئی اے 1 سے 3 میں 4 سے 6:

آئی اے ایس 4 سے 6 یونین آف بھارت کی طرف سے سی اے نمبر 3792–94 / 89 اجیت سنگھ کے معاملے میں آئی اے ایس 1 سے 3 میں دائر کیے جاتے ہیں۔ ہم نے ریاست پنجاب کی طرف سے آج دیے گئے اپنے فیصلے کی وضاحت کے لیے دائر کیے گئے ان آئی اے 1 سے 3 کو نمٹا دیا ہے اور اسے اجیت سنگھ دوم کے طور پر بیان کیا ہے۔ یونین آف بھارت چاہتی ہے کہ اجیت سنگھ 1 کی تصدیق ہو۔ ایسا کیا جا چکا ہے۔ یہ آئی اے 4 سے 6 کو ٹھکانے لگا دیا گیا ہے۔

IV۔ مداخلت کے لیے آئی اے ایس:

اجیت سنگھ اول میں آئی اے 1 سے 3 میں 7 سے 9 تک :

آل انڈیا کنفیڈریشن آف ایس سی/ایس ٹی آرگنائزیشنز کو شامل کرنے کے لیے 1989 کے سی اے نمبر کے 3792– 94 میں آئی اے 1 سے 3 میں ایل اے 7 سے 9 دائر کیے گئے ہیں۔ آئی اے کی اجازت ہے۔ اجیت سنگھ دوم میں آج دیا گیا ہمارا فیصلہ حکومت کرے گا۔

V۔ ریلوے کے ذریعہ آئی اے:

اجیت سنگھ اول میں آئی اے ایس 1 سے 3 میں آئی اے ایس 10 سے 12:

جیسا کہ اجیت سنگھ دوم میں بیان کیا گیا ہے، روسٹر پوائنٹ ترقی کی سنیارٹی ویرپال کے زیر انتظام ہوگی۔

1998 کے آئی اے ایس 10– 12 اجیت سنگھ کے معاملے میں آئی اے ایس 1 سے 3 میں ریلوے کی طرف سے ہیں۔ (18.1.1999 پر، غلطی سے، یہ دکھایا جاتا ہے کہ ان آئی اے ایس کی اجازت ہے۔ ہم مذکورہ حکم کو یاد کرتے ہیں اور آئی اے کو فائل کرنے کے لیے بحال کرتے ہیں)۔ ریلوے یہ کہنا چاہتا ہے کہ یونین آف انڈیا بنام ویرپال سنگھ، [1995] 6 ایس سی سی 684 کا صحیح فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ یہی بات ریاست پنجاب کی طرف سے اجیت سنگھ کے معاملے میں دائر آئی اے 1 سے 3 میں ریزرو

امیدواروں نے وضاحت کے لیے اٹھائی تھی۔ہم نے اجیت سنگھ دوم میں آئی اے 1–3 / 97 میں اپنے مرکزی فیصلے میں اس پہلو سے نمٹا ہے اور اسے مسترد کر دیا ہے۔ یہ ان آئی اے کو کنٹرول کرے گا۔ درحقیقت، تسلیم شدہ طور پر ریلوے نے انتخاب اور غیر انتخاب کے عہدوں کے سلسلے میں 28.2.97 کے اپنے احکامات کے مطابق ویر پال کو نافذ کیا ہے۔اس طرح، ان آئی اے 10– 12 میں کوئی خوبیاں نہیں ہیں اور انہیں برخاست کیا جا سکتا ہے۔دوسرے لفظوں میں، روسٹر پوائنٹ ترقی کی سنیارٹی کا سوال اس بنیاد پر ہوگا جو ویر پال اور اجیت سنگھ اول میں طے کیا گیا تھا اور جیسا کہ اجیت سنگھ دوم میں پوائنٹس 1 سے 3 کے تحت وضاحت کی گئی تھی۔

سبھر وال اور اجیت سنگھ اول کی امکانات :

جہاں تک سبھر وال پر مبنی امکانات کا تعلق ہے، اجیت سنگھ دوم کے پوائنٹ 4 پر فیصلہ لاگو ہوگا۔

جہاں تک اجیت سنگھ اول کی امکانات کا تعلق ہے، اجیت سنگھ دوم میں ہمارا فیصلہ اصولی طور پر لاگو ہوگا لیکن منقطع تاریخ میں معمولی ترمیم کے ساتھ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارتیہ ریلوے میں جو کہ ایک بہت بڑی تنظیم ہے، اجیت سنگھ اول کے فیصلے کے بعد، مذکورہ فیصلے کو فوری طور پر نافذ نہیں کیا جا سکا۔لہذا، 1.3.96 کے بعد روسٹر پوائنٹ ترقی یافتہ (ریزروڈ امیدواروں) کی مسلسل تقرری کی بنیاد پر کچھ مزید ترقیاں تھیں حالانکہ ریزروڈ امیدواروں کے مزید اوپر جانے سے پہلے ہی کئی عام امیدوار پروموشنل سطح پر پہنچ چکے تھے۔ریلوے نے فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، سری سی ایس ویدیاناتھن کے بذریعے ایک خصوصی درخواست کی کہ ایسے مخصوص امیدواروں کو اعلی عہدے سے واپس نہیں کیا جائے اگر انہیں 1.4.97 سے پہلے ترقی دی جائے۔

ہم ریلوے کی جانب سے کی گئی اس درخواست کو ایک خصوصی کیس کے طور پر قبول کر رہے ہیں لیکن یہ ایک مخصوص کے تابع ہے– جسے فاضل وکیل نے قبول کر لیا تھا۔ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ ان مخصوص زمرے کے افسران کو واپس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اگر انہیں 1.3.96 سے بھی آگے بلکہ 1.4.97 سے پہلے ترقی دی گئی ہو۔لیکن ان کی ترقی کو وقتی سمجھنا ہوگا کیونکہ وہ بصورت دیگر بے قاعدہ تھے اور مزید ترقی یافتہ زمرے میں ان کی سنیارٹی کا تعین ویر پال اور اجیت سنگھ اول کی پیروی سے کرنا ہوگا جیسا کہ اجیت سنگھ دوم میں بیان کیا گیا ہے گویا انہیں اس طرح ترقی نہیں دی گئی تھی۔ایک مثال دینے کے لیے– دو سطحوں پر روسٹر پوائنٹس کے معاملے میں، یعنی سطح 1 سے سطح 2 اور سطح 2 سے سطح 3، اگر مخصوص امیدوار کو 1.4.97 سے پہلے سطح 4 پر ترقی دی گئی تھی، تو اس طرح کے مخصوص امیدوار کو واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اگر ریزروڈ امیدوار کی ترقی کی تاریخ تک لیول 3 سے لیول 4 تک 1.4 سے پہلے ,97:لیول 2 پر سینئر جنرل امیدوار لیول 3 تک پہنچ چکا تھا، اسے ریزروڈ امیدوار کے لیول 3 پر سینئر سمجھا جانا چاہیے کیونکہ مؤخر الذکر اس تاریخ کو لیول 3 پر تھا۔لیکن اگر اس طرح کے عام امیدوار کی سنیارٹی کو نظر انداز کیا گیا اور ریزروڈ امیدوار کو لیول 3 پر سینئر سمجھا گیا اور لیول 4 میں ترقی دی گئی، تو اسے ویر پال، اجیت سنگھ نمبر 1 کے بعد درست کرنا ہوگا جیسا کہ اجیت سنگھ II میں بیان کیا گیا ہے۔دوسرے لفظوں میں، اگر کسی ریزروڈ امیدوار کو 1.4.97 سے پہلے لیول 4 میں ترقی دی گئی تھی، تو سینئر جنرل امیدوار کے معاملے پر غور کیے بغیر جو اس طرح کی ترقی سے پہلے لیول 3 تک پہنچ چکے تھے، اس طرح کے ریزروڈ امیدوار کو واپس کرنے کی ضرورت نہیں

ہے،لیکن لیول 4 میں مذکورہ ترقی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور لیول 3 پر سنیارٹی کو دوبارہ طے کرنا ہے اور اس بنیاد پر لیول 4 پر ترقی/سنیارٹی (جب اور جب جنرل امیدوار کو لیول 4 میں ترقی دی جاتی ہے) کو دوبارہ طے کیا جاتا ہے۔ سطح 4 پر مخصوص امیدوار کی سنیارٹی اس بنیاد پر دوبارہ طے کی جائے گی کہ سطح 4 پر ترقی کے لیے اس کی باری کب آتی، اگر سینئر جنرل امیدوار کے معاملے کو مقررہ وقت پر سطح 3 پر سمجھا جاتا۔

مذکورہ بالا کے تابع، آئی اے 10 سے 12 کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

VI۔ کرناٹک کے افسران کی طرف سے آئی اے :

اجیت سنگھ اول میں آئی اے 1 سے 3 میں آئی اے 13 سے 15:

آئی اے ایس 13 سے 15/ 98 کرناٹک ریاست کے کچھ افسران کے ذریعے دائر کیے گئے ہیں جو 1996 کے زیر التواء ایس ایل پی (سی) نمبر 24115– 16 میں جواب دہندگان ہیں۔ 9.1.1998 کے ایک حکم کے ذریعے، اس عدالت نے ہدایت کی کہ مذکورہ ایس ایل پیز کو آئینی بنچ کے فیصلے کے بعد درج کیا جائے۔ ان آئی اے میں کسی آرڈر کی ضرورت نہیں ہے۔ دیوانی اپیل نمبر 316–317/ 99 اور 148 CP–150/ 97 میں دائر کردہ آئی اے اور اجیت سنگھ I میں آئی اے ایس 1 سے 3 میں دائر کردہ مختلف دیگر آئی اے ایس کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

ایس وی کے

اپیلیں اور آئی اے نمٹائے گئے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:56
I am the author of this
document